طاہر سورتی

خادم مدرسہ اسلامیہ وقف

صوفی باغ سورت

۹۷۱۲۹۲۲۳۱۳

tahirhindi@gmail.com

۱۹/رجب المرجب ۱۴۳۸ھ

مطابق ۱۷/اپریل ۲۰۱۷ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فراغت نامہ

فراغت؟ نہیں، مشغولی:

پتہ نہیں عین مشغولی کی ابتداء کو ’’فراغت‘‘ کہنے کی ابتداء کس نے کی؟ کہ ’’فارغ ہونے‘‘ کو سوچ کران حضرات کی نفسیات پر بہت برا اثر پڑتا ہے، جنہیں بے پناہ مشاغل کے ہجوم میں گھس جانا چاہئے، فارغ تو آپ مدرسہ میں تھے، اب کاہے کے فارغ؟ اب تو عمل پیہم شروع کرنا ہے، چاروں طرف لگی آگ کو بجھانا ہے، مختلف محاذ آپ سے جیالوں کے انتظار میں ہیں۔

اٹھ کہ اب بزمِ جہاں کا اور ہی انداز ہے

مشرق و مغرب میں تیرے دور کا آغاز ہے

سب سے اہم محاذ امت کی دینی تربیت کا ہے اور اس کی سب سے زیادہ ذمہ داری نوجوان علماء کے سر پر ہے۔

"فراغت" اور "دستار بندی" جیسے لذیذ الفاظ سن سن کر مسرت وشادمانی کے خیالوں سے گدگدانے کی ضرورت نہیں ہے۔ ذرا مدرسہ کے صدر دروازہ سے باہر قدم تو نکالئے، نانی نہ یاد آجائے تو کہنا۔ قسم بخدا! اتنا کام ہے؛ اتنا کام ہے کہ اگر آپ کو ایک ہزار سال کی عمر مل جائے اور اس میں آپ مسلسل کام میں لگے رہیں تب بھی کام پورا نہ ہوگا۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہم پورا نہیں کر سکتے تو تھوڑا بھی نہ کریں، جتنا کر سکتے ہیں اتنا تو کرنا ہی ہوگا ورنہ بارِ امانت سے سبک دوش کیسے ہونگے۔

پھر دیکھ خدا کیا کرتا ہے:

آپ حضرات یعنی اپنے سروں پر اپنے اساتذہ اور بزرگوں کے ہاتھوں دستارِ فضیلت سجوانے والی جماعت اپنے حوصلوں کو بلند کیجئے، عزائم کو تازہ اور منصوبوں کو مرتب کیجئے۔ اور "اللہ" کا نام لے کر میدان میں کود جایئے، جو اپنے آپ کو پیش کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو آگے بڑھاتا ہے، اور جو بھاگتا ہے، اسے اللہ پیچھے کر دیتا ہے۔ من تقدم قدمه الله و من تأخر أخره الله، لا يزال الرجل متأخرا عن الصف الاول حتى يؤخره الله فى النار.

انسان جب خدا کے بھروسہ پر کام شروع کرتا ہے تو اس کی پوشیدہ صلاحیتیں نکھر کر سامنے آتی ہیں، اس لئے ڈر اور خوف کو جگہ دینے کی بالکل گنجائش نہیں ہے، آپ تو صلاحیت کی کان ہیں۔ ان کو استعمال کیجئے۔ خود بھی فائدہ اٹھایئے، اور امت کو بھی فائدہ پہنچایئے۔

اٹھ باندھ کمر کیا ڈرتا ہے پھر دیکھ خدا کیا کرتا ہے

لہٰذا اپنے آپ کو پیش کیجئے۔ایک بات پہلے ہی طے کر لیجئے کہ طلبِ معاش میرا وظیفہ نہیں ہے۔رزق کا مسئلہ تو اللہ تعالیٰ پہلے ہی اپنے ذمہ لے چکا ہے۔اس طرف سے قطعاً بےفکر ہو جائیے۔اگر کوئی وسوسہ آئے تو: و من یتو کل علی اللّٰہ فھو حسبہ. کو پوری توجہ سے پڑھئے اور اس کے مضمون کا مراقبہ کیجئے،اور یر زقه من حیث لا یحتسب کا ذاتی تجربہ کیجئے کہ آپ کے کام میں تب تک جان پیدا نہ ہوگی، جب تک کہ اس دردِسر سے اپنا پیچھا نہ چھڑا لیں۔ ہر نوع کی کمزور باتوں کو قطعاً جھٹک دیں۔اور تصور کریں کہ معاشرہ میں لگی ہوئی دہکتی آگ کو بجھانے کے لئے بریگیڈیئر بنا کر اللہ تعالیٰ نے آپ کو بھیجا ہے۔

تری صبح کہہ رہی ہے تری شام کا فسانہ:

میں یہ نہیں کہتا کہ آپ تنخواہ نہ لیں۔ ہرگز نہیں۔تنخواہ لیں اور ضرور لیں، لیکن آپ کا ''مقصود'' وہ نہ ہو۔آپ کا مطمحِ نظر کیا ہے؟ کام ہے یا تنخواہ ہے؟ یہ آپ کے عمل سے پتہ چل جائے گا۔مثلاً آپ کہیں تنخواہ بڑھانے کی درخواست دیں تو یہ اس بات کی علامت ہوگی کہ آپ کے سامنے مال ہے۔قلتِ مشاہرہ کی بناء پر کام قبول نہ کریں تو اس کا مطلب صاف ہے۔دوسری جگہ سے زیادہ معاوضہ کی آفر آنے پر آپ اپنا بستر لے کر چلتے بنیں تو اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ آپ کا کوئی مشن نہیں۔اگر آپ کام چوری کرتے ہیں تو اس کا معنیٰ بسہولت سمجھا جا سکتا ہے۔ اگر کام کی جگہ تاخیر سے پہنچتے؛اور جلدی نکل جاتے ہیں تو یہ معلوم کرنا کچھ مشکل نہیں کہ آپ کا مطلوب کیا ہے۔

اصل چیز اخلاص ہے:

اس سے کوئی غرض نہیں؛ نہ اس سے کوئی فرق پڑتا ہے کہ آپ کام کیا کر رہے ہیں؟

مطلب صرف اس سے ہے کہ دین کا کام ہونا چاہئے۔ چاہے پھر نورانی قاعدہ پڑھایئے یا بخاری شریف۔ جو بھی کریں اخلاص سے کریں۔ یہ بخوبی ذہن نشین کر لیجئے کہ ایک مرتبہ اخلاصِ نیت سے نورانی قاعدہ یا ناظرہ قرآن پڑھانا بغیر اخلاص کے سو مرتبہ بخاری شریف پڑھانے سے افضل ہے۔لیکن کسی نہ کسی دینی خدمت میں اپنے آپ کو لگانا ہی ہوگا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آں حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا آپ لوگ جانتے ہیں کہ سب سے بڑا سخی کون ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: اللّٰہ و رسوله أعلم. فرمایا: کہ سب سے بڑے سخی اللہ تعالیٰ ہیں۔ پھر تمام انسانوں میں سب سے بڑا سخی میں ہوں، اور میرے بعد سب سے بڑا سخی وہ ہے جو علم حاصل کر کے اس کی نشر و اشاعت (تدریس، تصنیف و دیگر علمی و عملی مشاغل) میں لگا رہے۔ یہ قیامت کے دن تن تنہا ایک امیر یا ایک امت بن کر اٹھایا جائے گا۔

(مشکوٰۃ/ ۳۷)

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے: اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن بدترین رتبہ اس عالم کا ہوگا، جو اپنے علم سے فائدہ نہ اٹھائے۔ (ایضاً)

آنحضور ﷺ کا فرمان ہے کہ جس علم سے فائدہ نہ اٹھایا جائے اس کی مثال ایسے خزانہ کی سی ہے جس سے اللہ کے راستہ میں خرچ نہ کیا جائے۔ (مشکوٰۃ/ ۳۸)

والدین کو نظر انداز نہ کریں:

مدرسہ سے تاج پوشی تو ہوگئی، گھر بھی آ گئے۔ والدین اور بھائی بہنوں اور رشتہ داروں، دوست احباب سے ملئے، ان کے ساتھ رہئے، وقت گذاریئے۔ اپنے مستقبل اور کام کا میدان طے کرنے کے لئے والدین سے بھی استصواب و مشورہ ضرور کریں۔ انہیں ہرگز نظر انداز نہ

کریں۔ ہر وقت ان کو (شرعی حدود میں) خوش رکھنے کی فکر رہے۔ ان کی (شرعی) ناراضگی دارین کے خسران کے مرادف ہے۔ اساتذہ اور مرشد محترم سے بھی رہبری اور رہنمائی طلب کریں۔ جلد بازی نہ کریں، خوب سمجھ کر دیکھ بھال کر کام کا میدان طے کریں۔ لیکن جو ایک مرتبہ طے ہو جائے ،بس وہ زندگی بھر کا ہو جائے۔ ہماری نیت پہلے سے ہی ڈانوا ڈول نہ ہو، بلکہ پختہ ہو، کہ اب بغیر سخت مجبوری کے میرا کام اور جگہ نہیں بدلے گی۔

امامت...بہترین مشغلہ:

بعض لوگ امامت کرنے سے اس لئے گریز کرتے ہیں کہ پھر تو قید ہو جائیں گے۔ آزاد نہ رہ سکیں گے۔ ایسے لوگوں کے لئے امامت سے افضل کچھ نہیں۔ آخر ہمارے آقا و پیشوا ﷺ نے بھی تو امامت ہی فرمائی ہے۔ ان کو فوراً امامت تلاش کرنی چاہئے۔ تاکہ نمازوں کے علاوہ اوقات میں امت مسلمہ کو قرآن اور دین سکھانے میں لگ سکیں۔ نیز کوئی تصنیفی، تالیفی یا مطالعہ کا مشغلہ کر سکیں۔ جمعہ کا منبر سنبھال سکیں، درسِ قرآن دے سکیں۔

باقی تو بہت کچھ ہے:

''فراغت'' کے لفظ نے جو سب سے زیادہ نقصان پہنچایا ہے، وہ یہ ہے کہ ہم لوگ پڑھنا چھوڑ دیتے ہیں کہ ''جتنا تھا وہ تو سب نو سال میں پڑھ لیا اب باقی کیا رہا؟'' اس کا جواب یہ ہے کہ آپ ذرا فہرستِ کتب پر نظر ڈالئے، تاکہ پتہ چلے کہ باقی کیا رہا ہے۔ پتہ چلا کہ جو پڑھا ہے وہ تو ایک فی صد بھی نہیں۔ باقی تو بہت کچھ ہے۔

تو ہی ناداں....

تو ہی ناداں چند کلیوں پر قناعت کر گیا

ورنہ گلشن میں علاج تنگیٔ داماں بھی ہے

عبث ہے جستجو بحرِ محبت کے کنارے کی

بس اس میں ڈوب ہی جانا ہے اے دل پار ہو جانا

ویسے الحمدللہ یہاں ڈوبنے کا کوئی خدشہ بھی نہیں کہ آپ شیخ سعدی کی زبان میں یوں کہیں:

بدریا در منافع بے شمار است وگر خواہی سلامت بر کنار است

عزیزو! کام کیجئے، اس کی ترتیب بنایئے۔ انفرادی کام کی بھی ترتیب بنایئے، اجتماعی کام کی بھی ترتیب بنایئے۔ کام کے دنوں کی بھی ترتیب اور ایام تعطیلات کی بھی تنظیم کیجئے۔ ایسا چست نظام الاوقات بنایئے کہ آپ کے قیمتی ہار (وقت) کا ایک بھی گہر، بلکہ اس کا ایک بھی ذرہ ضائع نہ ہونے پائے۔

جہاں بھی کام کریں پرانوں کو اہمیت دیں۔ انہیں ہرگز نظر انداز نہ کریں، وقتاً فوقتاً ان سے ملیں۔ مشورہ کریں، انہیں اپنے استاذ کی جگہ سمجھیں۔ اس سے آپ کے کام میں برکت بھی ہوگی، اور بہت سی پریشانیوں سے آپ محفوظ بھی رہیں گے۔

پیوستہ رہ شجر سے...

اپنے لئے کوئی مرشد و مصلح مقرر کیجئے کہ اس کے بغیر عملی زندگی میں کامیابی محال ہے۔ آخر آپ نے اپنے حق میں ''عالم باعمل'' بننے کا سپنا سجایا ہے تو آسان ترین شکل یہ ہے کہ اپنی نکیل

کسی شیخِ برحق کے ہاتھ میں دے دیجئے۔ ورنہ یقین جانئے کہ آپ کو صلاحیتوں اور اوقات کے ضیاع کے سوا کچھ بھی ہاتھ نہیں لگے گا۔

اپنے اساتذہ سے مسلسل رابطہ میں رہیں۔ پابندی اور اہتمام سے دن میں کم از کم ان کے اور اپنے والدین، مربیوں اور سرپرستوں اور محسنین کے حق میں دعاء کرتے رہئے کہ اس سے بھی آپ کے علم و عمل میں بہت برکت ہوگی۔ ان شاء اللہ. امام ابو یوسفؒ تو ہر نماز کے بعد امام ابو حنیفہؒ کا نام لے کر دعاء کیا کرتے تھے۔ شاید۔

پیوستہ رہ شجر سے امیدِ بہار رکھ

نگاہ، دل و زبان کی حفاظت کا خاص اہتمام ہو کہ یہ آپ کے سب کاموں کے لئے روح ثابت ہوگی۔ ان شاء اللہ. الوداع۔

ایک سال قبل اسی پرچہ میں راقمِ آثم کے ایک مضمون کو بہت سے بزرگوں نے سراہ کر حوصلہ افزائی فرمائی۔ بندہ سب کا ممنون ہے۔ قابلِ اصلاح امور کی جانب توجہ دلا کر مزید کرم فرمائی کی بھی درخواست ہے۔ والسلام